

L.Q.F

خودکش حملہ آور اور اس کے نتیجے میں جاں بحق ہونے
والے لوگوں کے بارے میں معلومات پر مشتمل اہم فتاوی

خودکش حملہ

از
مفتی اعظم پاکستان پروفیسر مفتی منیب الرحمٰن صاحب

لوح و قلم فاؤنڈیشن
کراچی، پاکستان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اداریہ :

ادارہ لوح وقلم فاؤنڈیشن اپنی اس کوشش کا ثواب وطن عزیز اسلامی جمہوریہ پاکستان میں آج تک ہونے والے دہشت گردی کے واقعات میں شہادت کی سعادت پانے والے بالخصوص "سانحہ نشتر پارک کراچی" و "سانحہ جامعہ نعیمیہ لاہور" کے شہدائے کرام کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے فخر وسعادت محسوس کررہے ہیں۔ اللہ تعالی تمام مرحوم مسلمین و مسلمات کے درجات کو بلند فرمائے۔

آمین

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده و نصلي على رسوله الكريم

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ پاکستان میں متعدد مقامات (مساجد، امام بارگاہیں اور پبلک مقامات وغیرہ) پر اندھادھند فائرنگ کر کے یا بمب بلاسٹ کر کے اجتماعی قتل کے واقعات ہوتے رہے ہیں (اور تاحال ہورہے ہیں)، اسی طرح بعض اشخاص پر خصوصی ہدف بنا کر حملے کئے جاتے رہے ہیں، جنہیں عرفِ عام میں (Target killing) کہا جاتا ہے، بعض علمی، سماجی، ملّی اور قومی شخصیات بھی اس کا ہدف بنتی رہی ہیں۔ اب ایک عرصے سے فکری ونظریاتی طور پر سیکولر، لیبرل اور اسلام کو ناپسند کرنے والے افراد اس کا سارا ملبہ اسلام پر ڈال رہے ہیں اور ان کی رائے میں یہ سب کچھ اسلام کے نام پر ہورہا ہے۔ اور اسلام کے نام پر جذباتی نوجوانوں کو ایسی کارروائیوں پر آمادہ کیا جاتا ہے اور ان کے ذہنوں میں یہ راسخ کردیا جاتا ہے کہ گویا یہ "جهاد فی سبیل الله" ہے، تو جب تک اس مسئلے کے بارے میں اسلام کے شرعی احکام کو واضح نہیں کیا جائے گا، موجودہ دور میں اس کا ذمہ دار اسلام اور علمائے اسلام ہی کو گردانا جاتا رہے گا، لہٰذا از راہِ کرم ایسی کارروائیوں

کا شرعی حکم بیان فرمائیں تا کہ عام مسلمانوں کے ذہنوں میں اسلامی تعلیمات کا حقیقی تصور واضح ہو۔

(سائل۔ مولانا محمد نصیر اللہ نقشبندی، نیریاں شریف، آزاد کشمیر)

جواب: تمام مسلمان "محفوظ الدم" ہیں، فقہی اصطلاح میں اسے "مصون الدم" بھی کہتے ہیں، یعنی بغیر کسی وجہ شرعی کے ان کا خون بہانا حرام ہے اور وہ شرعی وجوہ، جن کے سبب کسی مسلمان کا خون مباح (جائز) ہو جاتا ہے، یہ ہیں:

(الف) یہ کہ کوئی مسلمان العیاذ باللہ تعالیٰ مرتد ہو جائے۔ (یعنی اسلام سے پھر جائے)

(ب) کسی کو ناحق قتل کرے۔

(ج) شادی شدہ زانی ہو۔

ان وجوہات کے سوا مسلمان کو قتل کرنا حرام ہے۔ اور جو مسلمان ان وجوہ میں سے کسی ایک کا ارتکاب کر لے، تو وہ پھر "محفوظ الدم" نہیں رہتا، بلکہ "مباح الدم" ہو جاتا ہے، یعنی اس کی جان کی حرمت باقی نہیں رہتی، لیکن اس کے باوجود اس کو قصاص یا حدِ شرعی میں قتل کرنا عوام کا کام نہیں ہے، بلکہ یہ اسلامی حکومت کا

منصب اور اس کی ذمہ داری ہے، قرآن مجید میں ہے:

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ۝

"جو شخص کسی مومن کو عمداً (جان بوجھ کر) قتل کرے تو اس کی سزا دوزخ ہے، جس میں وہ ہمیشہ رہے گا، اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے اور (اللہ تعالیٰ نے) اس کے لئے عذابِ عظیم تیار رکھا ہے"۔ (سورۃ النساء:93)

اس آیت کے تحت مومن کے قاتلِ عامد (یعنی دانستہ کسی ایسی جان کو ارادۃً قتل سے تلف کرنے والا، جسے شریعت نے حرام و محفوظ قرار دیا ہے) کو آخرت میں جہنم کی دائمی سزا، اللہ تعالیٰ کے غضب اور عذابِ عظیم کا سزاوار قرار دیا گیا ہے۔ پھر اس پر مفسرین و فقہاء (رحمہم اللہ تعالیٰ) نے بحث کی ہے کہ آیا "قتلِ عمد" کا مرتکب ابدی اور دائمی جہنم کی سزا کا حق دار ہے یا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے، کیونکہ اگر یہ حکم مطلق اور قطعی ہے تو بظاہر یہ قرآن کی اس آیت سے متعارض ہے کہ:

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ

"اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے ساتھ شریک ٹھہرانے کو تو (ہرگز) معاف نہیں فرماتا اور اس

کے علاوہ دیگر گناہوں کو جس کے لئے چاہے معاف فرما دیتا ہے"۔(النساء:48)

تو اس استثناء کے عموم میں تو (قتلِ عمد) بھی آتا ہے۔ چنانچہ ان دونوں آیات میں تطبیق کرتے ہوئے سورۃ النساء آیت نمبر 93 کی تفسیری بحث میں علامہ محمود آلوسی علیہ الرحمۃ نے تفسیر "روح المعانی" میں لکھا ہے: اگر اس آیت کو اپنے ظاہری مفہوم پر قائم رکھا جائے تو پھر مومن کے "قاتلِ عامد" سے مراد وہ قاتل ہوگا، جو اسے حلال سمجھ کر قتل کرے، تو پھر تو ایسے شخص کے کفر میں کوئی شک نہیں ہے اور نہ یہ پھر محلِ نزاع ہی ہے (کہ وہ دائمی طور پر جہنمی ہی ہے)، انہوں نے مزید لکھا کہ عکرمہ، ابن جریج اور مفسرین (رحمہم اللہ تعالیٰ) کی ایک جماعت نے اس آیت میں "متعمدًا" کی تفسیر میں "مستحلًا" کی قید لگائی ہے یعنی جو حلال جان کر "قتلِ عمد" کا ارتکاب کرے"۔

(روح المعانی، جلد:5، ص:117 مطبوعہ دار احیاء التراث، العربی بیروت)

"عن عبد الله بن مسعود قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: لا یحل دم امرئ مسلم یشهد ان لا اله الا الله وانی رسول الله، الا باحدی ثلث النفس بالنفس، والثیب الزانی، والمارق لدینه

التارک للجماعة"

"حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جو مسلمان اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ ہوں، اس کی جان لینا سوائے تین وجوہ کے حلال نہیں ہے،

(1) جان کے بدلے میں جان (یعنی اس نے ناحق کسی کو قتل کیا ہو اور قصاص میں اس کی جان لی جائے)،

(2) شادی شدہ زانی اور

(3) جماعت (کی متفق علیہ راہ) کو چھوڑ کر دین سے نکلنے والا (یعنی جو مرتد ہو جائے)

(مشکوٰۃ بحوالہ صحیح بخاری و صحیح مسلم)

صحیح مسلم کتاب الایمان میں ہے:

عن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه، قال: قال رسول الله ﷺ سباب المسلم فسوق وقتاله كفر.

"حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا: مسلمان کو گالی دینا فسق (گناہ) ہے اور اسے قتل کرنا کفر ہے''۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث:48، صحیح مسلم، رقم الحدیث:64)

اس حدیث کی شرح میں علامہ محی الدین ابوزکریا یحییٰ بن شرف الدین نووی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

ترجمہ: ''کسی کو ناحق قتل کرنے سے اہلِ حق کے نزدیک ایسا کفر لازم نہیں آتا، جس کے باعث وہ ملتِ اسلام سے خارج ہو جائے، جیسا کہ ہم نے متعدد مقامات پر پہلے بھی بیان کیا ہے، سوائے اس کے کہ وہ قتلِ ناحق کو حلال سمجھ کر اس کا ارتکاب کرے، تو کہا گیا ہے کہ حدیث کی تاویل میں کئی اقوال ہیں: ان میں سے ایک یہ ہے کہ (اگر کفر کو اپنے حقیقی اصطلاحی معنی پر محمول کیا جائے تو) اس سے مراد وہ شخص ہے، جو حلال جان کر قتلِ ناحق کا ارتکاب کرے''۔ (شرح نووی، جلد:1، ص:54)

لہٰذا شرعی طور پر کسی ''محفوظ الدم'' مسلمان کی جان کو حلال جان کر یا اسے کارِ ثواب اور ذریعۂ دخولِ جنت سمجھ کر (بغیر شرعی جواز کے) قتل کرنا، تمام ائمہ کے نزدیک کفر ہے،

علامہ نظام الدین علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

''ویقتل المسلم با لذمی''

''اور مسلمان کو ذمی (غیر حربی) کے بدلے میں قصاصاً قتل کیا جائے گا۔

(فتاویٰ عالمگیری جلد نمبر6 ص:3، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے نزدیک غیر مسلم (ذمی) کی جان و مال بھی محفوظ ہے اور اگر کسی مسلمان نے اس کو بغیر کسی وجہ شرعی کے قتل کر دیا تو وہ مسلمان بھی واجب القتل ہے، اور اس سے قصاص لیا جائے گا۔ خلاصہ یہ ہے کہ پاکستان میں رہنے والے تمام ایسے پابندِ آئین وقانون غیر مسلم (جو پاکستان کے مستقل شہری ہیں یا بذریعہ ویزا آنے کی وجہ سے قانونی طور پر حکومت پاکستان کی امان میں ہیں اور جنہوں نے کسی ایسے فعل کا ارتکاب نہیں کیا، جس سے وہ ''مباح الدم'' ہو گئے ہوں) کی جان و مال بھی محفوظ ہے اور ان کو کسی وجہ شرعی کے بغیر حلال جان کر یا کارِ ثواب سمجھ کر ناحق قتل کرنا حرام ہے اور شدید ترین گناہ ہے اور اس پر حدیث میں سخت وعید آئی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

الا من قتل نفسًا معاهدة له ذمة الله ورسوله فقد اخفر بذمة

الله فلا يرح رائحة الجنة

"یادرکھو جو شخص مسلمان ریاست کے کسی ایسے غیر مسلم کو قتل کرے، جس کا ریاست سے معاہدہ ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے اس کی جان و مال کی حفاظت کی ذمہ داری لی ہے، تو وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری کی بے حرمتی کرتا ہے، ایسا شخص جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھے گا"۔

(ترمذی ابواب الدیات ج1 ص:391)

عن ابن عمر أن رسول الله ﷺ قتل مسلماً بمعاهد، و قا ل : أ نا أكرم من وفى بذمته.

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مسلمان کو ایک معاہد (جس کا فر سے معاہدہ ہوا ہو) کے بدلے میں قتل کر دیا اور فرمایا: جو لوگ اپنے معاہدے کو پورا کرتے ہیں، میں ان میں سب سے بڑھ کر کریم ہوں"۔

(سنن دار قطنی ج3 رقم الحدیث:3232، سنن کبریٰ للبیہقی ج8، ص:30)

عن عبد الرحمن بن البيلماني يرفعه : أن النبي ﷺ أقاد مسلماً قتل يهودياً ، وقال الرمادي : أقاد مسلماً بذمي ، وقا ل : أنا

أحق من اوفى بذمته

"عبد الرحمٰن بن البیلمانی مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اس مسلمان سے قصاص لیا، جس نے ایک یہودی کو قتل کر دیا تھا، رمادی نے کہا مسلمان سے ذمی کا قصاص لیا اور فرمایا: میں سب لوگوں کے مقابلے میں اس بات کا زیادہ حق دار ہوں کہ اپنے عہد کو پورا کروں"۔ (سنن دار قطنی، ج3، رقم الحدیث:3233)

عن عبد الرحمن بن البيلماني قال : قتل رسول الله ﷺ رجلاً من أهل القبلة برجل من أهل الذمة ، وقال أنا احق من أوفى بذمته

"عبد الرحمٰن بن البیلمانی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ذمی کے بدلے میں اہلِ قبلہ (یعنی مسلمانوں) کے ایک شخص کو قتل کر دیا اور فرمایا: میں سب لوگوں کے مقابلے میں اس بات کا زیادہ حق دار ہوں کہ اپنے عہد کو پورا کروں"۔

(سنن دار قطنی ج3 رقم الحدیث:3234)

ہر چند کہ ان احادیث کی اسانید ضعیف ہیں، لیکن تعددِ اسانید کی وجہ سے یہ احادیث "حسن لغیرہ" ہیں اور لائقِ استدلال ہیں، جب کہ امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا استدلال قرآنِ مجید سے ہے، اور یہ احادیث تائید کے مرتبہ میں

ہیں۔

علامہ نظام الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں:

"القصاص واجب بکل محقون الدم علی التابید اذا قتل عمدا کذا فی الھدایۃ"

"جس جان کو شریعت نے ہمیشہ کے لئے محفوظ و محترم قرار دیا ہے، اسے عمداً قتل کر دیا جائے، تو قصاص واجب ہے، ہدایہ میں اسی طرح ہے۔"

(فتاویٰ عالمگیری جلد نمبر 6 ص:3، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

لہٰذا جہاد سمجھ کر خود کش حملے کرنا، بمب بلاسٹ کرنا اور فائرنگ کر کے مساجد اور عوامی اجتماعات میں مسلمانوں کا قتلِ عام کرنا صرف حرام ہی نہیں ہے بلکہ حلال، جائز اور کارِ ثواب سمجھ کر یہ کام کرنا کفرِ صریح ہے۔ اور اگر وہ قتل کرنے کو شرعی طور پر حرام سمجھتے ہوئے مغلوب الغضب ہو کر ذاتی دشمنی کے تحت انتقام یا کسی اور نفسانی وجہ سے کسی مسلمان یا غیر مسلم شہری کو قتل کر دے تو یہ گناہِ کبیرہ ہے۔

حدیث پاک میں ہے:

عن عبد اللہ بن عمر وقال: قال رسول اللہ ﷺ: الکبائر الاشراک باللہ وعقوق الوالدین وقتل النفس والیمین الغموس

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا، (ناحق) انسانی جان کو قتل کرنا اور (ماضی کے بارے میں قصداً) جھوٹی قسم کھانا (سب کے سب) کبیرہ گناہ ہیں"۔

(صحیح بخاری و صحیح مسلم بحوالہ مشکوٰۃ، باب الکبائر)

یہ مسئلہ ہم نے پاکستان کے تناظر میں لکھا ہے، جہاں حاکم بھی مسلمان ہیں، عوام کی غالب اکثریت بھی مسلمان ہے اور ملک آئینی طور پر ایک اسلامی جمہوری مملکت ہے اور جہاں وقتاً فوقتاً افراد اور بعض صورتوں میں اجتماعات (عبادت گاہوں اور پبلک مقامات) پر قاتلانہ حملے ہوتے ہیں، بمب بلاسٹ کئے جاتے ہیں اور تاثر یہ دیا جاتا رہا ہے (یا دیا جاتا ہے) کہ اس کے پیچھے دینی اور مذہبی محرکات کارفرما ہیں۔ اور بعض عناصر یہ پروپیگنڈا کرتے ہیں کہ دینی اور مذہبی رہنما یا تنظیمیں اپنے جذباتی کارکنوں کو اس قسم کی کاروائیوں پر ان کی ذہنی تطہیر (Brain Washing) کر

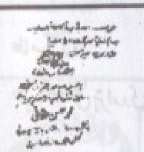
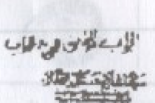
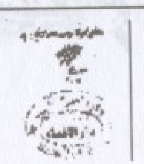
کے ان کو اس بات پر آمادہ کرتی ہیں کہ وہ بمب بلاسٹ یا حملہ کر کے انسانوں کی جانیں لیں۔ انہیں آج کل عرفِ عام میں ''خودکش حملے'' (Suicaidal Attacks) کہا جاتا ہے اور یہ فرض کرلیا جاتا ہے کہ ان کے ذہنوں میں یہ بات بٹھا دی گئی ہے کہ یہ کارِ خیر اور جنت کا راستہ ہے اور یہ بات اسلام کی بدنامی کا باعث بنتی ہے، لہٰذا ہم نے اپنی دینی ذمہ داری سمجھتے ہوئے شرعی حکم بیان کیا ہے، تاکہ اسلام کی پوزیشن واضح ہوجائے۔

البتہ وہ ممالک، جہاں غیر ملکی ظالمانہ اور جابرانہ قوتوں کا تسلط ہے اور کھلے میدان میں مظلوم اور مجبور عوام بے پناہ وسائل اور اسلحہ سے لیس ان غاصب طاقتوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے یا جہاں مسلمانوں کو ان کے اپنے وطن میں ان کے مسلّمہ انسانی، قومی، دینی، ملّی اور ملکی حقوق سے محروم کر کے انہیں محکوم اور غلام قوم کی حیثیت سے رہنے پر مجبور کیا گیا ہے، ان کے معروضی حالات اور احکام کی نوعیت الگ ہے، کیونکہ مسلّمہ بین الاقوامی قوانین کے تحت اپنی وطنی، قومی، ملکی وملّی آزادی کے لئے غاصب و قابض قوتوں سے برسرِ پیکار ہونا کبھی بھی جرم نہیں گردانا گیا، امریکا اور افریقہ کے بیشتر ممالک کی جدوجہدِ آزادی اور ہندوستان کی تحریکِ آزادی اس کی نمایاں مثال

ہے۔ لہٰذا پاکستان اور ان مقبوضہ خطوں (جیسے کشمیر و فلسطین وغیرہ) کی معروضی صورتِ حال اور اس کے شرعی اور فقہی احکام کو باہم خلط ملط نہ کیا جائے۔ واللہ اعلم بالصواب

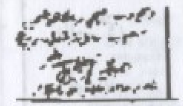
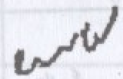
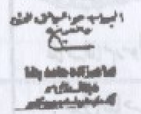
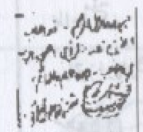
نوٹ: پاکستان کے تمام مکاتبِ فکر کے جید اور ممتاز علماء کرام نے اس فتویٰ کی تصدیق وتصویب کی اور اپنے توثیقی دستخط ثبت فرمائے۔

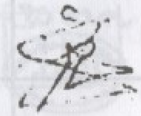
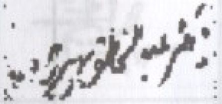
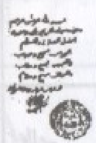
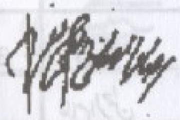
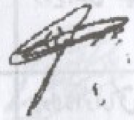
تائید وتوثیق وتصویب مفتیانِ عظام

نمبر شمار	اسمائے گرامی	مدرسہ/ دار العلوم/ جامعہ	مہر وتوثیقی دستخط
1	علامہ مفتی محمد حسن حقانی	مہتمم، جامعہ انوار القرآن بلاک 5 گلشن اقبال، کراچی	
2	علامہ مفتی محمد رفیق حسنی	مہتمم، جامعہ اسلامیہ مدینۃ العلوم، گلستان جوہر بلاک 15، کراچی	
3	علامہ مفتی غلام دستگیر افغانی	مہتمم، جامعہ ضیاء العلوم آگرہ تاج کالونی، کراچی	
4	علامہ مفتی محمد اطہر نعیمی	مفتی دار الافتاء، دار العلوم نعیمیہ بلاک 15 فیڈرل بی ایریا کراچی	

5	علامہ مفتی محمد اسماعیل قادری نورانی	جامعہ انوار القرآن بلاک 5 گلشن اقبال، کراچی	
6	علامہ مفتی محمد صدیق ہزاروی ازہری	استاذ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری دروازہ، لاہور	
7	علامہ مفتی محمد تنویر القادری	نائب مفتی جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری دروازہ، لاہور	
8	علامہ مفتی عبد المصطفیٰ ہزاروی	ناظمِ اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری دروازہ، لاہور	
9	علامہ مفتی محمد عبد الستار سعیدی	ناظمِ تعلیمات وشیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری دروازہ، لاہور	
10	علامہ مفتی نور الحق قادری	ایم۔ این۔ اے خیبر ایجنسی	Noor Ul Haq Qadri

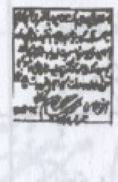
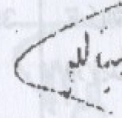
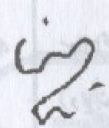
11	علامہ مفتی اظہار اللہ	دار العلوم عربیہ بھام گلی اوگی ضلع مانسہرہ	
12	علامہ مفتی عمر فاروق	مفتی ومہتمم دار العلوم جامعہ اسلامیہ حنفیہ عثمان آباد چھڑ، مانسہرہ	
13	علامہ محمد مقصود احمد چشتی قادری	خطیب جامع مسجد داتا دربار، لاہور	
14	علامہ غلام رسول سعیدی صاحب	شیخ الحدیث دار العلوم نعیمیہ، بلاک 15 فیڈرل بی ایریا، کراچی	
15	علامہ مفتی صاحبزادہ ارشد سعید کاظمی	شیخ الحدیث انوار العلوم ملتان	
16	علامہ مفتی غلام مصطفیٰ رضوی	مفتی انوار العلوم، ملتان	
17	علامہ مفتی محمد ابوبکر صدیق عطاری	مفتی وشیخ الحدیث جامعۃ المدینہ بلاک 15، گلستان جوہر، کراچی	

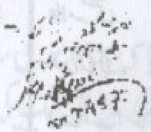
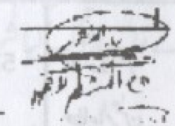
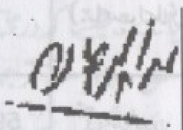
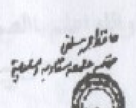
18	علامہ مفتی ابوالخیر حسین الدین شاہ	مہتمم جامعہ رضویہ ضیاء العلوم ڈی بلاک سیٹلائٹ ٹاؤن، راولپنڈی	
19	علامہ مفتی محمد جان نعیمی	مہتمم دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ ملیر، کراچی	
20	مفتی محمد خان قادری	جامعہ اسلامیہ، لاہور آئچسن ہاؤسنگ اسکیم، ٹھوکر نیاز بیگ، لاہور	
21	علامہ صاحبزادہ حامد رضا	مہتمم جامعہ حنفیہ دودروازہ سیالکوٹ، وزیر اوقاف مذہبی اُمور آزاد حکومت ریاست جموں وکشمیر	
22	علامہ صاحبزادہ حبیب الرحمٰن محبوبی	مہتمم جامعہ حیات العلوم صفۃ الاسلام بریڈفورڈ، یو۔کے	
23	علامہ مفتی غلام عباس قادری	ادارہ علوم اسلامی شانتی نگر بلاک 19 گلشن اقبال، کراچی	

24	علامہ مفتی محمد حیات قادری	مہتمم جامعہ غوثیہ رضویہ قادریہ محلّہ، ڈیرہ مراد جمالی، ضلع نصیر آباد	
25	علامہ مفتی فتح محمد باروزئی	مہتمم، جامعہ فیض العلوم نقشبندیہ غریب آباد، سبی، بلوچستان	
26	پروفیسر ڈاکٹر سید عبدالخالق پیرزادہ	رئیس مجمع الادیان العالم للدراسات الاسلامیۃ العلیا 6.B پراچہ مینشن، سبزی والی گلی برنس روڈ، کراچی پاکستان	
27	مفتی محمد الیاس رضوی اشرفی	مہتمم جامعہ نضرۃ العلوم 10-B حرڈیوس روڈ گارڈن ویسٹ، کراچی	
28	علامہ قاری رضاء المصطفیٰ اعظمی	خطیب نیومیمن مسجد بولٹن مارکیٹ، کراچی	
29	الشیخ یوسف محمد ادریس الحسنی (غیر ملکی)	استاذ كلية الشريعة والأزهر في لبنان استاذ الأزهر في لبنان، بیروت	

30	الشیخ هشام خلیفه (غیر ملکی)	امام و خطیب مسجد الامام الاوزاعی ، بیروت امین عام مجلس الممه المساجد ، بیروت استاذ الدراسات العلیا فی	
31	مہدی ھادوی تہرانی (غیر ملکی)	المحوزة العلمية بقم رئيس لمجنة الفقة الاسلامی و الوضعی فی الجنة العليا للعلوم الانسانية فی وزارة العلوم والتكنولوجيا	
32	قاری روح اللہ مدنی (دیوبندی مکتبۂ فکر)	خطیب اعلیٰ صوبہ سرحد دار القرآن الکریم خیبر روڈ پشاور	
33	علامہ نصیب علی شاہ الھاشمی (دیوبندی مکتبۂ فکر)	ایم۔این۔اے وریئس جامعۃ المرکز الاسلامی پاکستان بنوں سرحد	
34	مفتی غلام الرحمٰن (دیوبندی مکتبۂ فکر)	مہتمم وشیخ الحدیث جامعہ عثمانیہ پشاور کنوینر شریعت کمیٹی، حکومت سرحد	
35	مولانا انوار الحق حقانی (دیوبندی مکتبۂ فکر)	خطیب مرکزی جامع مسجد کوئٹہ استاذ الحدیث جامعہ مطلع العلوم، کوئٹہ	

36	علامہ محمد عبید اللہ اشرفی (دیوبندی مکتبۂ فکر)	مہتمم جامعہ اشرفیہ فیروز پور روڈ، لاہور	
37	علامہ مفتی محمد عثمان یار خان (دیوبندی مکتبۂ فکر)	مہتمم جامعہ دار الخیر للعلوم اسلامیہ واللغۃ العربیہ گلستان جوہر، کراچی	
38	مولانا محمد اسعد تھانوی (دیوبندی مکتبۂ فکر)	مہتمم جامعہ اشرفیہ سکھر	
39	قاری اللہ داد (دیوبندی مکتبۂ فکر)	مہتمم مدرسہ اسلامیہ فاروق اعظم خطیب مرکزی جامع مسجد الفاروق محمود آباد نمبر 6 کراچی نمبر 44	
40	مولانا محمد اسعد دیوبندی (دیوبندی مکتبۂ فکر)	رکن زونل رویت ہلال کمیٹی کراچی ممبر زکوۃ کونسل کراچی	
41	قاری محمد حنیف جالندھری (دیوبندی مکتبۂ فکر)	مہتمم خیر المدارس، ملتان	
42	علامہ ابوعمار زاہد الراشدی (دیوبندی مکتبۂ فکر)	مدرسہ نصرۃ العلوم، گوجرانوالہ	

43	مولانا قاری بشیر احمد نقشبندی (دیوبندی مکتبۂ فکر)	رکن زونل رویت ہلال کمیٹی کراچی جنرل سکریٹری علامہ بنوری ٹرسٹ کراچی پاکستان	
44	مولانا تنویر الحق تھانوی (دیوبندی مکتبۂ فکر)	خطیب مرکزی جامع مسجد تھانوی جیکب آباد لائن بانی و مہتمم جامعہ احتشامیہ، کراچی	
45	علامہ ڈاکٹر محمد حسین اکبر (اہلِ تشیع)	ادارہ منہاج الحسین 301/H3 نمبر 2، جوہر ٹاؤن، لاہور	
46	مولانا سید محمد عون نقوی (اہلِ تشیع)	سربراہ ادارہ تبلیغ تعلیمات اسلامی پاکستان D.39 رضویہ سوسائٹی، ناظم آباد	
47	علامہ سید فخر الحسن کراروی (اہلِ تشیع)	دار العلوم جعفریہ پشاور	
48	مفتی کفایت حسن اوج (اہلِ تشیع)	رکن اسلامی نظریاتی کونسل آزاد جموں کشمیر	

49	مفتی اختر عباس (اہل تشیع)	خطیب جامع مرکزی مسجد اثنا عشری اسلام آباد	
50	مفتی نیاز حسن نقوی (اہل تشیع)	جامع المنتظر، لاہور	
51	علامہ یعقوب علی توسلی (اہل تشیع)	امام جمعہ توسلی روڈ سومن آباد، کوئٹہ	
52	پروفیسر عبدالرحمٰن لدھیانوی (اہلحدیث)	خطیب جامع مسجد اہل حدیث جامعہ رحمانیہ، محمدی پارک، راجگڑھ، لاہور	
53	میاں نعیم الرحمٰن (اہلحدیث)	سکریٹری جنرل وفاق المدارس السلفیہ فیصل آباد مرکزی دفتر جمعیت اہلحدیث 111 ملتان روڈ، کراچی	
54	مولانا محمد یاسین ظفر (اہلحدیث)	مہتمم جامعہ سلفیہ فیصل آباد	
55	مولانا حافظ محمد سلفی (اہل حدیث مکتبۂ فکر)	مہتمم جامعہ ستاریہ اسلامیہ بلاک 6 گلشن اقبال، کراچی	

56	علامہ مفتی عبدالمالک (جماعتِ اسلامی)	مہتمم جامعہ مرکز علوم اسلامیہ منصورہ، لاہور ایم۔این۔اے، مانسہرہ	[illegible]
57	علامہ ڈاکٹر عطاءالرحمٰن (جماعتِ اسلامی)	خطیب جامع مسجد مولانا عبدالعزیز مدرسہ دارالرشاد، پھاٹک چمن کوئٹہ	[illegible]
58	علامہ محمد ابراہیم حنیف (جماعتِ اسلامی)	استاذالحدیث جامعہ حنفیہ سعودآباد کراچی	[illegible]
59	مفتی عبدالودود (جماعتِ اسلامی)	نگراں جامعہ حنفیہ سعودآباد کراچی	[illegible]

(ماخوذ از تفہیم المسائل صفحہ 485تا502)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوال: 27 دسمبر 2007 کو راولپنڈی میں ملک کی ایک سیاسی جماعت کی سربراہ اور دیگر کئی لوگ خودکش حملے یا بم دھماکے میں جاں بحق ہوگئے۔ اکثر ملک کی اہم شخصیات یا مساجد یا دینی وسیاسی جلسوں یا مارکیٹوں اور دیگر مقامات پر اس قسم کے واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں ان واقعات میں جاں بحق ہونے والے لوگ کیا شہید کہلانے کے حقدار ہیں؟

سائل: سید عبداللہ رضا (نارتھ کراچی)

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب بعون الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

جواب: اس طرح کے واقعات میں مارے جانے والے افراد کے لیے شہادت کا اجر ہے کہ فقہاء کرام نے ظلماً قتل ہونے والے کو شہید میں شمار کیا ہے۔ جیسا کہ درمختار میں ہے هو كل مكلف مسلم طاهر قتل ظلما بغير حق بجارحة ترجمہ "ہر بالغ پاک مسلمان جسے کسی آلۂ جارحہ سے ناحق قتل کردیا جائے وہ شہید ہے"۔

(درمختار مع ردالمحتار باب الشہید ص ۱۵۸ مکتبہ امدادیہ ملتان)

پاک ہونے کی قید صرف اس لیے ہے کہ اگر ناپاکی کی حالت میں قتل کیا گیا تو غسل دیا جائے گا ورنہ غسل نہیں دیا جائے گا۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ اس طرح کے واقعات میں مارے جانے والے مسلمان شہید کا ثواب پائیں گے۔ رہا یہ کہ سیاسی جلسے یا دیگر غیر شرعی جلسوں میں شریک ہونے والوں کا حکم تو وہ بھی شہداء کے زمرے میں ہی داخل ہیں کہ گناہ شہادت کے منافی نہیں۔ جیسا کہ علامہ شامی علیہ الرحمہ نے فرمایا ان مات في معصية بسبب من اسباب الشهادة فله اجر شهادته و عليه اثم معصية ترجمہ "اگر کوئی گناہ کرتے ہوئے شہادت کے کسی سبب سے مرگیا تو اسے شہادت کا اجر ملے گا اور گناہ پر گناہ گار ہوگا۔"

(درمختار مع ردالمحتار باب الشہید ص ۱۶۶ مکتبہ امدادیہ ملتان)

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ

مفتی محمد ابوبکر صدیق القادری

(رئیس دارالافتاء QTV)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

سوال کے جواب سے قبل یہ جان لینا مفید ہے کہ شہید کی دو قسمیں ہیں شہیدِ فقہی اور شہیدِ حکمی۔ شہیدِ فقہی وہ مسلمان عاقل بالغ طاہر ہوتا ہے جسے بطورِ ظلم کسی آلۂ جارحہ سے قتل کیا گیا ہو اور نفسِ قتل سے مال نہ واجب ہوا ہو، اور دنیا سے نفع نہ اٹھایا ہو اور اس کا حکم یہ ہے کہ شہیدِ فقہی کو غسل و کفن نہیں دیا جائے گا بلکہ بغیر غسل دیئے نمازِ جنازہ پڑھ کر جن کپڑوں میں شہید ہوئے ہیں ان ہی کپڑوں میں دفن کرنے کا حکم ہے۔ اور ان شرائط میں اگر کوئی شرط کم ہو تو اسے شہیدِ حکمی کہیں گے اور اس کا حکم یہ ہے کہ اسے شہید کا ثواب ملے گا اسے غُسل و کفن دیا جائے گا اور ان کی نمازِ جنازہ بھی پڑھی جائے گی۔

ردالمحتار میں ہے ’’هو كل مكلف مسلم طاهر قتل ظلما بغير حق بجارحة ولم يجب بنفس القتل مال ولم يرتث یعنی ہر وہ مسلمان عاقل بالغ طاہر جو ظلماً (ناحق) کسی آلۂ جارحہ سے قتل کیا گیا ہو اور نفسِ قتل سے مال واجب نہ ہوا ہو، اور دنیا سے نفع نہ اٹھایا ہو‘‘

(درمختار، جلد ۳، ص ۱۵۹، مکتبہ امدادیہ ملتان)

فتاویٰ عالمگیری میں ہے: وحكمه أن لا يغسل و يصلى عليه كذا في محيط السرخسي . ويدفن بدمه و ثيابه كذا في الكافي ۔ ترجمہ: اور شہید کا حکم یہ ہے اسے غسل نہیں دیا جائے گا اور اس پر جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی۔ اسی طرح محیط سرخسی میں ہے۔ اور اسے اس کے خون اور کپڑوں کے ساتھ دفن

کردیا جائے گا اسی طرح کافی میں ہے۔

(فتاوی عالمگیری جلد ۱، ص ۱۶۸، دارالفکر بیروت)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں: اصطلاحِ فقہ میں شہید اس مسلمان عاقل بالغ طاہر کو کہتے ہیں جو بطورِ ظلم کسی آلۂ جارحہ سے قتل کیا گیا اور نفسِ قتل سے مال نہ واجب ہوا ہو، اور دنیا سے نفع نہ اٹھایا ہو۔ شہید کا حکم یہ ہے کہ غسل نہ دیا جائے ویسے ہی خون سمیت دفن کردیا جائے۔ تو جہاں یہ حکم پایا جائے فقہاء اسے شہید کہیں گے ورنہ نہیں مگر شہیدِ فقہی نہ ہونے سے یہ لازم نہیں کہ شہید کا ثواب بھی نہ پائے صرف اس کا مطلب اتنا ہو گا کہ غسل دیا جائے وبس۔‘‘

(بہارِ شریعت، حصہ ۴، ص ۳۶۰ م مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور)

لہٰذا صورتِ مسئولہ میں بم دھاکوں میں جاں بحق ہونے والے مسلمان شہید ہیں بعض شہیدِ فقہی اور بعض شہیدِ حکمی ہیں۔

واللہ اعلم ورسولہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم

کتبہ

عبدہ المذنب فضیل رضا العطاری القادری عفا عنہ الباری

18 محرم الحرام 1429ھ 28 جنوری 2008ء

دارالافتاء اہلسنت بابری چوک (گرو مندر) کراچی

صدقۂ جاریہ

الحدیث: "عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذامات الانسان انقطع عنہ عملہ الا من ثلثۃ الا من صدقۃ جاریۃ او علم ینتفع بہ اوولد صالح یدعو لہ"

﴿مشکوٰۃ کتاب العلم بحوالہ صحیح مسلم﴾

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب انسان مرجاتا ہے تو اس سے اس کے عمل کا ثواب منقطع ہوجاتا ہے مگر تین عمل سے ﴿کہ ان کا ثواب مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے﴾ 1۔صدقہ جاریہ۔2۔اس علم کا ثواب جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں۔3۔نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہے۔

شرحِ حدیث: انسان جب تک زندہ رہتا ہے قسم قسم کے اعمال صالحہ کرتا رہتا ہے اور اس کو اس کے نیک اعمال کا ثواب ملتا رہتا ہے مگر جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ ختم ہوجاتا ہے اس کے اجروثواب کا سلسلہ بھی ختم ہوجاتا ہے لیکن تین آدمی ایسے خوش نصیب ہیں کہ مرنے کے بعد بھی اس کے اعمال کے اجروثواب کا سلسلہ قائم رہتا ہے اور برابر ان کی قبروں میں ثواب پہنچتا رہتا ہے۔

ان میں سے پہلا شخص تو وہ ہے جو اپنی زندگی میں کوئی "صدقۂ جاریہ" کر کے مرا ہو۔ تو اگرچہ وہ مرکر قبر میں سو رہا ہے۔ اور کوئی عمل نہیں کررہا ہے مگر اس کے نامۂ اعمال میں اس کے "صدقۂ جاریہ" کا ثواب برابر درج ہوتا رہتا ہے۔

"صدقۂ جاریہ" کیا ہے؟ مثلاً مسجد بنوانا، مدرسہ بنوانا، کنواں بنوانا، مسافر

خانہ بنوانا کارِ خیر کے لیے کوئی جائیداد وقف کردینا جب تک یہ چیزیں باقی رہیں گی برابر ان کے ثواب کا سلسلہ قائم رہے گا اور ہر لحظہ اور ہر لمحہ اس کا ثواب ملتا رہے گا۔ اس کے بنوائے ہوئے مدرسہ میں جو لوگ پڑھیں گے، پڑھائیں گے، اس کے بنوائے ہوئے کنویں سے جتنے پیاسے سیراب ہوں گے، جتنے لوگ وضو کریں گے ان سب کا ثواب مدرسہ اور کنوں بنوانے والے کو ملے گا۔ اسی طرح جائیدادِ موقوفہ سے جتنے کارِ خیر ہوں گے سب کا ثواب واقف کو ملتا رہے گا اور وقف کرنے والے کی قبر میں اجر وثواب پہنچتا رہے گا۔

دوسرا شخص وہ ہے جو کوئی ایسا علم چھوڑ کر مرا ہو، جس سے امتِ رسول ﷺ کو نفع حاصل ہوتا ہو۔ مثلاً کوئی مفید کتاب لکھ یا چھپوا کر مرا ہو یا کچھ شاگردوں کو علم پڑھا کر مرگیا ہو یا علمِ دین کی کتابیں خرید یا چھپوا کر وقف کر گیا ہو تو جس طرح علمِ دین پڑھنے پڑھانے والوں کو ثواب ملے گا اسی طرح اس شخص کی قبر میں بھی اجر وثواب ملتا رہے گا۔

تیسرا شخص وہ ہے جس نے اپنی اولاد کو تعلیم وتربیت دے کر نیک اور صالح بنا دیا ہو تو اس کے مرنے کے بعد اس نیک اولاد جو اس کے لیے ایصالِ ثواب اور دعاء مغفرت کرتی رہے گی اس کا اجر وثواب اس کو ہمیشہ ملتا رہے گا۔

اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو نفس وشیطان کی پیروی سے بچتے ہوئے اپنی رضا کے لیے ثواب جاریہ والے اعمال اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

برانچ آفس:

آفس نمبر B-2، گراؤنڈ فلور، عدیل سینٹر،

نزد صائمہ سوئیٹس، بلاک M، نارتھ ناظم آباد، کراچی۔

فون:

خواتین ان نمبرز پر رابطہ کریں:

021-8611042, 0321-9251211,

0300-2526106, 0331-3960479

lqf .female@gmail/hotmail/yahoo.com

اپیل :-

پیارے مسلمانو!

آپ اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب (صدقۂ جاریہ)

اور علم کے نور کو پھیلانے کے لیے

ادارہ لوح و قلم فاؤنڈیشن

کے ساتھ بھی تعاون کر سکتے ہیں۔

رب کی رضا منظور ہے تو فیض کے اسباب بنا

پل بنا ، چاہ بنا ، مسجد و تالاب بنا

لوح وقلم فاؤنڈیشن کے

اغراض و مقاصد

1۔ جید علماء دین اور نامور مصنفین کی گراں قدر علمی خدمات کو مسلمانوں میں عام کرنا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

2۔ مسلمان میت (مرد، عورت) کو 24 گھنٹے فی سبیل اللہ غسل وکفن کی سہولت مہیا کرنا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

3۔ مسلمان بچوں (لڑکوں) اور بچیوں (لڑکیوں) کے لئے فی سبیل اللہ رشتوں میں معاونت کرنا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

اپنے مفید مشوروں اور قیمتی آراء سے تحریری طور پر ہمیں نوازیں۔

آپکے تعاون کے منتظر خادمین لوح وقلم فاؤنڈیشن۔ شکریہ

UBL، اکاؤنٹ 0063423 برانچ نارتھ ناظم آباد، بلاک B، کراچی۔

رابطہ:۔ نمازِ عصر تا عشاء

مسجدِ نورِ بلال واحد کالونی بلاک "بی" نارتھ ناظم آباد کراچی

P.O. Box 10931 Al Hadri Post, N. Nazimabad

021-6644586 , 0321-2619843 , 0300-2395263

lohoqalam@gmail.com,

loho_qalam@hotmail.com/yahoo.com